سوال

(272) باپ کی عدم دلچسپی کی صورت میں ولایت نکاح کا حق دار

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک لڑکی بالغہ اوراس کی ماں کواس کے باپ نے ناپرسازی میں ڈال رکھا ہے بلکہ نان نفقہ کا بھی کفیل نہیں ناداری نہیں بلکہ بے رغبتی کے سبب سے بالغہ کے نکاح کی طرف اصلاً توجہ نہیں کرتا اس کی ماں نکاح کرادینا چاہتی ہے اس صورت میں بغیر اذن باپ کے اس کا نکاح جائز ہے یا نہیں ؟ جواب باصواب سے عبداللہ ماجوروعندالناس مشکور ہوں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس لڑکی کا نکاح اس کی ماں نہیں کرواسکتی اس لیے کہ عورت کا نکاح اذن ولی کے بغیر نہیں ہوسکتا اور عورت ولی نہیں ہوسکتی پس اس صورت میں باپ کو ہدایت کی جائے کہ لڑکی مذکورہ کا نکاح کرادے اور بے توجہی سے باز آئے۔ اگراس پر بھی نہ مانے تو ولایت سے معزول ہوجائے گا اور بجائے اس کے اس لڑکی کا کوئی اورولی اس کا نکاح کرادے اوراگو کوئی اس کا ولی نہ ہو تو سلطان اس کا نکاح کرادے کیونکہ جس عورت کا کوئی ولی نہ ہو تو سلطان ہی اس کا ولی ہے۔ نیل الاوطار (6/33) میں حدیث معقل بن یسار کے تحت میں ہے۔

"وفی حدیث معقل ہذا دلیل علی ان السلطان لایزوج المراۃ الا بعدان یامرولیہا بالرجوع عن العضل فان اجاب فذلک وان اصرزوجہا "

(معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ سلطان کسی عورت کا نکاح کرانے سے پہلے اس کے ولی کو حکم دے کہ وہ عورت کو نکاح سے روکنے والے عمل سے باز آجائے اگر تو وہ یہ بات مان لے تو ٹھیک ورنہ اس کے اس عمل پر اصرار کی صورت میں سلطان اس کا نکاح کرادے)

مشکوۃ (ص262) میں ہے۔

ئشہ رضی اللہ عنہا قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : "أیما امرأة نکحت بغیر إذن ولیہا فنکاحہا باطل فنکاحہا باطل ، فنکاحہا باطل...... فالسلطان ولی من لاولی لہ"[1]

(رواہ احمد والترمذی وابوداؤدوابن ماجہ والدارمی)

(سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : "جو عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرے اس کا نکاح باطل ہے اس کا نکاح باطل ہے اس کا نکاح باطل (کالعدم) ہے جس کا کوئی ولی (سرپرست) نہ ہو بادشاہ اس کا ولی (سرپرست) ہے)

صحیح بخاری (3/152) میں ہے۔

باب من قال: لانکاح الابولی لقول اللہ تعالیٰ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ (البقرہ: 232) فدخل فیہ الشیب 'وکذلک البکر' وقال: وَلَا تُنكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتَّىٰ يُؤْمِنُوا وقال: وَأَنكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنكُمْ اخبرنی عروۃ بن الزبیر ان عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبرتہ ان النکاح فی الجاہلیۃ کان علی اربعۃ انحاء فنکاح منہا نکاح الناس الیوم یخطب الرجل الی الرجل ولیتہ او ابنتہ فیسبقہا ثم ینکحہا فلما بعث محمد صلی اللہ علیہ وسلم بالحق ہدم نکاح الجاہلیۃ کلہ الانکاح الناس الیوم عن الحسن قال: ((فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ)) قال حدثنی معقل بن یسار انہا نزلت فیہ قال: زوجت اختالی من رجل فطلقہا حتی اذا انقضت عدتہا جاء یخطبہا فقلت لہ: زوجتک 'وفرشتک' واکرمتک 'فطلقتہا ثم جئت تخطبہا لا واللہ لا تعود الیک ابدا' وکان رجلا لا باس بہ وکانت المراۃ ترید ان ترجع الیہ فانزل اللہ ہذہ الایۃ ((فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ)) فقلت: الآن افعل یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: فزوجہا ایاہ"[2] واللہ تعالیٰ اعلم۔

(باب جس نے کہا کہ ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ "پس تم ان کو مت روکو۔ "اس میں ثیبہ اور باکرہ سب داخل ہیں نیز اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ "اور (اپنی عورتیں) مشرک مردوں کے نکاح میں نہ دو یہاں تک کہ وہ ایمان لے آئیں۔ " نیز اس کا فرمان ہے۔ "اور اپنے میں سے بے نکاح مردوں اور عوتوں کا نکاح کردو۔ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ بلاشبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان کو خبر دی کہ زمانہ جاہلیت میں چار طرح سے نکاح ہوتے تھے ایک صورت تو یہی تھی جیسے آج کل لوگ کرتے ہیں ایک شخص دوسرے شخص کے پاس اس کی زیر پرورش لڑکی یا اس کی بیٹی کے نکاح کا پیغام بھیجتا اور اس کی طرف پیش قدمی کر کے اس سے نکاح کرتا۔ پھر جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق کے ساتھ رسول بن کر آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جاہلیت کے تمام نکاح باطل قرار دیے صرف اس نکاح کو باقی رکھا جس کا آج کل رواج ہے حسن رحمۃ اللہ علیہ سے آیت:

((فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ)) کی تفسیر میں مروی ہے کہ ہمیں معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ یہ آیت انہی کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ معقل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنی بہن کا نکاح ایک شخص سے کر دیا تھا اس نے اسے طلاق دے دی لیکن جب عدت پوری ہوئی تو وہ شخص پھر اس (میری بہن) سے نکاح کا پیغام لے کر آیا میں نے اس سے کہا۔ میں نے تم سے (اپنی بہن کا) نکاح کیا۔ اسے تیری بیوی بنایا اور تمھیں عزت دی لیکن تم نے اسے طلاق دے دی اور اب پھر تم اس سے نکاح کا پیغام لے آئے ہو! ہر گز نہیں اللہ کی قسم! اب میں تمھیں کبھی اسے نہ دوں گا وہ شخص (ابو البداح کوئی آدمی برا نہیں تھا اور عورت بھی اس کے پاس واپس جانا چاہتی تھی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ "تم ان (عورتوں) کو مت روکو" میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اب میں کردوں گا راوی کا بیان ہے کہ پھر انھوں نے اپنی بہن کا نکاح اس شخص سے کر دیا)

---

[1]۔ مسند احمد (6/66) سنن ابی داؤد رقم الحدیث (2083) الترمذی رقم الحدیث (1102) سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (1879)

[2]۔ صحیح البخاری رقم الحدیث (4837)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب النکاح، صفحہ: 476

محدث فتویٰ